سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ

نعت

کارواں لٹ گیا' دل ستاں گم ہوا' اب جو بچھڑے ہیں ساتھی کدھر جائیں گے
یا مرادِ محبت ملے گی ہمیں یا پھر ارمان لے کے ہی مرجائیں گے

ہم ہیں گل آشنا ' ہم تو ہیں باغباں' ہم سے قائم ہے ساری بہارِ چمن
ہم جو خاطر میں لائے نہ صیاد کو' ہم خزاں سے بھلا کیسے ڈر جائیں گے

ہم نقیبِ خلوص و اسیرِ وفا ' ہم نے معیارِ الفت دوبالا کیا
روئیں گے یاد کر کر کے اہلِ نظر' کارنامے ہم ایسے بھی کرجائیں گے

دردو غم لے کے آخر کہاں جائیں ہم' اہلِ دل کی یہاں کوئی قیمت نہیں
آپ ہی ہاتھ اپنا بڑھا دیجئے ' ورنہ تنہا ہی بے راہ بر جائیں گے

راستہ ہے کٹھن ' اور سفر پُر خطر ' پھر بھی کچھ غم نہیں
اپنا سایہ ہی سمجھیں' مگر ساتھ لیں' پھر تو ہم باخبر بے خطر جائیں گے

غنچہ ہائے تبسم' سخن کے گہر' آپ کی ہی نگاہوں کے برق و شرر
ہوش و حیرت کے دامن میں سمٹے ہوئے' ساتھ تا حد فکر و نظر جائیں گے

آپ کی اک تجلّی کا فیضان ہے' ہیں منوّر مری روح و قلب و نظر
سوچتا ہوں کہ کیا حشر ہوگا بپا' چارسو جب یہ جلوے بکھر جائیں گے

آپ کی دید ہے حاصلِ زندگی' ہٹنے پائے نہ صورت کبھی آپ کی
ڈوب جائے گا ورنہ مہِ زندگی' وادئ موت میں ہم اتر جائیں گے

آپ کو ہے قسم آپ کے حُسن کی' آپ ہرگز نہ مستور ہوں باخدا
آپ کا روئے انور ہے قبلہ نما' سارے سجدے اسی سمت پر جائیں گے

آپ کی اِک توجہ کا اعجاز ہے' آپ کی اک نظر اپنی معراج ہے
ورنہ اس کا تصور بھی ممکن نہ تھا' یوں نگہ سے دو عالم گزر جائیں گے

عُقدہ معراج سے بھی یہی حل ہوا' زد میں انساں کی افلاک و آفاق ہیں
کس کو معلوم تھا عرش سے بھی ورا' یوں بشر بلکہ خیرالبشر جائیں گے

میں ہوں بیمار الفت مگر لا دوا ' ہے مدینہ میں سویا مسیحا مرا
میری تسکیں نہ ہوگی جہاں میں کہیں' مجھ کو لیکر کہاں چارہ گر جائیں گے